

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# یاد دامن

مفتی محمد امجد علی

دارالعلوم اسلامیہ

لاہور

المجلد ١٠

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے حجروں اور یادگاریں سے کبھی ہے۔ انا بیت العرب انا بیت الوحدة انا بیت الخراب انا بیت السوء میں رحمت کا گھر ہوں میں تمہاری کا گھر ہوں میں ملی لاکھ دارا ہوں عامر۔ کبڑے کوڑے (سانپ بچو) کہی ہیں سارے جہنم کی لکھا کا یونٹن بدھ مرد یا عورت حجروں میں دفن ہوتا ہے حجرا سے مرد، عورت، وحش، کبوتر ہے بلکہ توبہ سے اونچا چاہا تھا تو مجھے بہت ہی یاد آگیا تھا اور آپ جب توبہ سے اندر آگیا ہے تو میرے پاس آکر دیا گیا ہے تو تو دیکھو کہ اگر کسی نے سے ساتھ یا سونگ کرتی ہوں پھر توبہ مکمل جاتی ہے جہاں تک اس کی توبہ پہنچے اور اس کے لئے جنت کی طرف۔ اور ان کو مل دیا ہے۔

اور جب کوئی بدکار اور ظالم یا کافر غرضہ بن گیا جاتا ہے تو قرأت کے سنتی ہوئے حیرے کے لئے کوئی  
 اعجاز و معجزہ نہیں ہے بلکہ جب وہ میرے اوپر چلتا تھا تو مجھے یہی امر کہ نہ اور اس  
 جب نہ میرے اندر کوئی کڑواہٹ یا کینہ تھا کہ میں حیرے یا کافر کو ملوک کہتی ہوں۔  
 یا یا رسول اللہ ﷺ نے جسے قرآن پڑھتا ہے حتیٰ کہ ایک طرف کی پٹلیاں دوسری طرف  
 کی پٹلیوں میں گھس جاتی ہیں، اور اس کا ہر ہر جلیسہ پانچ یا چھ سو بار کہہ دیتے ہیں کہ  
 اگر وہ چاہے کہ وہ دنیا میں کیوں نہ ہو، یا آخرت میں اور وہ اپنے بھائی یا بھتیجے سے ملے  
 رہے گا۔ یوسف بنی اسرائیل القدر روضۃ من ریاض الجنۃ او جہنۃ من  
جہنۃ النار (ترجمہ: شریف منگلوا داس ص ۳۵)

یعنی یہ ایک قبر و توجہ کے ہاں میں سے باغ بنے گی یا درخت کے گلاہوں میں سے گلاہ بنے گی۔

[illegible]

آگاہ اپنی مہمت سے کوئی بے خبر نہیں  
سلمان مہاس کو تو پہلی کی خبر نہیں

اس کتاب کو دھندلے پائینڈ بند پر لپکا کر میں تو فقیر محمد بدندار عالمی کی تمام تصانیف ایک سے ایک پڑھ کر میں لیکن یہ سب دھندلے پائینڈ ہی آگئے۔ اس کتاب کو ایک پڑھیں تو فوراً وقت ملتا ہے دوسری پڑھنے سے ایک دن وقت آتی رہتا ہے تیسرا ایک دن پڑھنا ہی، نولہ عبادت ہے، بڑا کھانا آسمان: شعلے جاتا ہے اللہ کا لے ہم سب عالمی کا عصر ہو۔

حسبنا الله ونعم الوكيل

و عا گو محمد را شد حبیب قلندر دانا و عا

اسلامی طلبہ کی تعلیمی و تحقیقی آجاء، فیصلہ آجاء

احباب و تلامذہ اور حکمران حضرات کی خدمت

میں چند یادداشتیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ سید  
العالمین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین.

(۴) میرا تعارف ہے

نہ میرا سیاسی ذہن ہے نہ سیاست کا شوق ہے اور نہ عقلمندی بھی  
سیاسی جماعت کے ساتھ تعلق ہے میرا کام ہے قرآن و حدیث کی  
تبلیغ و اشاعت، ہزار پتہ تحریر۔

الحمد لله

اہل اقتدار و ناظمین حضرات! آپ کی خدمت میں قرآن و حدیث سے چند یادداشتیں بطور غیر فرائض پیش کی جا رہی ہیں۔ اور ساتھ ہی یہاں ہے کہ آپ میری اس پانچویں کو تھوڑا سا وقت نکال کر پڑھ لیں

ہاں کہ جیسے آپ معجزات کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مقام عطا کیا ہے

آخرت میں بھی مقام و مرتبہ عطا ہو۔

اِنْ ارِيدَ اِلَّا الصَّلَاحَ مَا اسْتَطَعْتَ وَ مَا تَوْفِيقِي اِلَّا  
بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ .

### ﴿یادداشت ۱﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

الَّذِينَ اِنْ مَكَّنَّا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ  
وَ آتَوُا الزَّكَاةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ  
وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُورِ . (قرآن مجید سورہ الحج)

یعنی وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نمازیں قائم کرتے ہیں (پابندی سے پڑھتے ہیں) اور زکوٰۃ دیتے ہیں نہ وہ اچھے کاموں کے کرنے کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور ہر کام کا انجام اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے۔

اس فرمانِ مایہ نشان میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نماز قائم کرنے کا ذکر کیا ہے یہ اس لئے کہ نمازی اہم چیز ہے نماز کے بغیر کوئی نجات کا راستہ نہیں ہے۔

### ﴿حدیث ۱﴾

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حبیب اور اس کے چے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَوَّلُ مَا يَحْسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةَ  
فَاِنْ صَلَّحَتْ صَلَّحَ سَائِرُ عَمَلِهِ وَ اِنْ فَسَدَتْ  
فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ .

(ترغیب و ترغیب ص ۳۱ ج ۱، مجمع الاوسط ص ۵۱۲)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری ہوئی تو باقی نیکیاں بھی درست قرار پائیگی لیکن اگر نماز پوری نہ ہوئی تو کوئی نیکی کام نہ آئے گی۔

### ﴿حدیث ۲﴾

عَنِ اَبْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يَحْسَبُ بِهِ الْعَبْدُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْظُرُ فِي صَلَاتِهِ فَاِنْ صَلَّحَتْ فَقَدْ

الفلح وان فسدت فلتد خاب وخسر.

(ترغیب و ترہیب ص ۳۲۰ ج ۱ المجمع ۱۱۵۵ ص ۳۶۹)  
یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن جس چیز کا سب سے پہلے حساب ہوگا وہ نماز ہے دیکھا جائیگا کہ بندے کی نماز پوری ہے یا نہیں اگر نماز پوری ہوئی تو وہ بندہ کامیاب ہو جائیگا نجات پا جائیگا اور اگر نماز پوری نہ ہوئی تو بندہ خائب و خاسر (نامراد) احزاب میں گرفتار ہو جائیگا۔

لیکن آج کل شیطان نے یہ پتھر چلایا ہوا ہے کہ خدمت خلق ہی سب کچھ ہے۔ خدمت خلق دوتا اور کوئی نیکی نہ بھی ہو بخشش ہو جائیگی۔ اور آج کل اس پروپیگنڈے سے اکثر کٹر ان صحابہ نظر آتے ہیں۔

اسے یہ سب سب مسلمان بھائی زار و خوار کہ اگر رات کے بارہ بجے ایک شخص کہے کہ سورج چڑھا ہے دوسرا کہے سورج فروب ہو چکا ہے تو دونوں سچے نہیں ہو سکتے ایک ہی سچا ہوگا۔

یوں ہی بندہ کہے کہ خدمت خلق کافی ہے نماز نہ بھی پڑھی تو کوئی حرج

نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے حبیب جن کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلاتے ہیں وہ فرمائیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

اگر نماز پوری نہ ہوئی تو کوئی نیکی نہیں پہنچا سکتی۔ جیسے کہ اوپر مذکور ہوا لہذا آپ سوچ کر بتائیں کہ کون سچا ہے۔ سچا تو وہی ہے جس کی سچائی کی رپ تقاضے کا قرآن کو اتنی دے رہا ہے۔ وما یصلق عن المہوی ان هو الا وحی یوحی۔ (قرآن مجید سورہ النجم)

یعنی میرا صحیب اپنے آپ نہیں بولتا وہی کچھ بیان کرتا ہے جو وحی خدا ہو۔

اور اس فرمان کی صداقت کیلئے ایک واقعہ پیش خدمت ہے پڑھیں اور خواب غفلت سے بیدار ہوں۔

﴿واقعہ﴾

حضرت ذوالحجۃ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مقاصد المساکین میں واقعہ لکھا کہ ایک آدمی مالدار تھا جی بھی تھا خیرات بہت کیا کرتا تھا (یہاؤں کی خدمت و غریبوں محتاجوں کی خدمت و ناداروں کی

خدمتِ مکرور نماز نہیں پڑھتا تھا ایک دن اس نے خواب میں دیکھا

قیامت کا دن ہے (جو کہ بڑا ہی سخت دن ہے) فرشتوں نے اس بندے کو پکڑ لیا ہے اور حساب کے مقام پر لے گئے اور جب اقبال نامہ اس کے ہاتھ میں دیا گیا تو وہ نیا دیکھا ہے کہ اس اعمال نامہ میں ساری نیکیاں ساری مالی خیر امتیں درج ہیں مگر نماز نہیں ہے۔ پھر فرمان جاری ہوا کہ فرشتوں اس کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر مار دو کیونکہ یہ بے نماز تھا چنانچہ اسے فرشتوں نے پکڑا اور اسے ننگے سر دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے اثناءِ راہ میں کسی آنکھ کھلی تو اس کو بہت شرمندگی لاحق ہوئی اور اس نے وہیں پر پچی توپ کی یا اللہ آئندہ کچھ بھی ہو جائے نماز نہیں کھڑوں گا۔ (مقامہ السالکین ص ۳۳)

میرے عزیز! آؤ ہم ہوش کریں جاگیں خواب غفلت سے بیدار ہوں  
آکا وہ اپنی موت سے کوئی بڑ نہیں

سامان ۲ برس کا توپ کی خبر نہیں

### ﴿دعوتِ فکر﴾

اے میرے مسلمان بھائی! ابھی وقت ہے آؤ جاگیں ہوش کریں  
موت کے فرشتے کے آنے سے پہلے پہلے ہم اس شیطانی پروپیگنڈے  
سے باہر آئیں اور نماز کا وہ امن تمام لیں تاکہ ہماری قبر جنت کا  
بارغ بن جائے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا۔

انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من  
حفر النار۔ (مشکوٰۃ ص ۳۵۹۔ ترمذی ص ۵۵۱)

یعنی قبر یا تو جنت کے باغوں میں ہے۔ بارغ بننے کی یا دوزخ کے گڑھوں  
میں سے گڑھا بنے گی۔

اے میرے مسلمان بھائی! شیطان جو کہ ہمارا ازلی دشمن ہے وہ ہمیں  
کو اپنے ساتھ لاکر چاہتا ہے کہ ہمیں دوزخ میں بھیجے ہماری قبروں  
کو دوزخ کا گڑھا بنائے کیونکہ جب شیطان نے آدم علیہ السلام کو تعظیم  
کیلئے سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا اس کے گھگھے میں لعنت کا طوق ڈالا گیا  
اس وقت شیطان نے کہا اے اللہ تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت

دسے پھر جب شیطان کو مہلت مل گئی تو شیطان نے کہا اے اللہ یہ آدمؑ جس کی وجہ سے میری ساری نیکیاں برباد ہوئیں اور میں لعنت کا حقدار ٹھہرا۔ میں اس آدمؑ کی اولاد کو نہیں چھوڑوں گا۔ آگے سے پیچھے واپس سے بائیں جیسے بھی مجھ سے ہو گا میں اس کی اولاد کو گمراہ کروں گا۔ اور اکثر ان میں سے ناشکرے ہوں گے۔

ثم لا تبصهم من بين ايديهم ومن خلفهم وعن ايمنهم وعن شمائلهم ولا نجد اكثرهم شاكرين.  
اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَالَ اخْرِجْ مِنْهَا مَذْمُومًا مَذْحُورًا لِّمَن لَّبِيعَكَ مِنْهُمْ لَا مَلْئَنَ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِينَ (قرآن مجید)

یعنی اسے شیطان تو یہاں سے دفع ہو جا مردہ اور راندہ ہوا۔ بیشک آدمؑ کی اولاد میں سے جس نے تیرا ساتھ دیا میں تم سب سے جھٹم (دوزخ) کو بھروسہ کروں گا۔

لہذا میرے عزیز اے میرے مسلمان بھائی ذرا سوچ کر وہ شیطان جو کہ تمہارا دشمن ہے جس نے اولاد آدمؑ کو جہنم رسید کرنے کی قسم کھائی اونی

ہے کیا وہ چھپا چھوڑے گا۔ ہرگز نہیں

تو چونکہ نماز سب نیکیوں سے بہت اہم ہے اس لئے شیطان نماز سے روکنے کیلئے بڑا زور لگاتا ہے اور طرح طرح کے جھگڑنے استعمال کرتا ہے انہیں جھگڑوں میں سے ایک یہ کہ مدت طلاق ہی سب کچھ ہے نماز نہ بھی پڑھی جائے بخشش ہو جائے گی۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ ہم اللہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غیر مبہم اور واضح ارشادات کے ہوتے ہوئے بھی شیطانی پردہ پیچک سے پر چل رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں خبردار کر دیا ہے ان الشیطان لکم عدو فاتخذوه عدوا انما یعدو احزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر (قرآن مجید، سورہ فاطر)

یعنی اے بندو! شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسے دشمن ہی جانو بیشک یہ بندہ کو اپنے ساتھ ملا ہے تاکہ وہ بھی دوزخی بن جائیں اس کی فریب کاریوں میں نہ آؤ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 نیز اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبردار کرنے کیلئے قرآن پاک میں یہ بھی فرما دیا ہے۔

وَلَقَدْ اٰضَلْنَا مِنْكُمْ جِبِلًّا کَثِیْرًا اَفْطَمَ تَحْكُوْنُ  
 تَحْكُوْنُ۔ اے بندو! شیطان نے تم انسانوں ہی سے بہت ساری قوموں کو گمراہ کر کے (جہنم رسید کروا دیا ہے) کیا تم ہوش میں نہیں آؤ گے۔

ایک دن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے احباب میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک سنایا۔ ان من اشراط الساعة امانة الصلوات و اتباع المشهوات والمسيل الى الهوى و يكون امراء خونة و وزراء حسنة۔ (تفسیر روح البیان ص ۴۱ ج ۶)

یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ نمازیں نہیں پڑھیں گے اور خواہشات کے پیچھے ہٹ جائیں گے بلکہ ان کا میلان خواہشات کی طرف ہوگا اور ان کے امراء خائن اور ان کے وزیر

فاسق ہوتے۔

یہ سن کر سیدنا سلمان فارسی کو دے اور اچھل کر بولے حضرت یہ آپ کیا فرما رہے ہیں کیا مسلمان نمازیں نہیں پڑھیں گے اس کے جواب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سلمان ہاں اے ایسے ہی ہوگا۔

اس وقت مؤمن کا دل (یہ دیکھ کر) پھٹنے کا جیسے پانی میں شکر پگھلا ہے لیکن مؤمن کچھ کر نہیں سکیگا (کیونکہ مؤمن کی بات کون سنے) یہ سن کر سیدنا سلمان فارسی نے عرض کیا حضرت کیا ایسا واقعی ہوگا تو فرمایا ہاں اے سلمان اس وقت ایماندار سب سے ذلیل شمار ہوگا اگر وہ بولے تو اس ایماندار کو لوٹ کہا جائیگا اور اگر چپ رہے تو اپنے ہی غیظ و غضب میں مر جائے۔ (تفسیر روح البیان ص ۴۱ ج ۶)

چہ یہ کہ کیا بے نماز کا حشر کسی ولی کسی غوث کسی قطب کسی نیکو کار کے ساتھ ہوگا۔ ہرگز ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے سچے رسول ﷺ نے فرمایا وکان يوم القيامة مع قارون وفرعون و هامان



تو ایسی بس خلف۔ یعنی بے نماز کا حشر قیامت کے دن قارون کا۔  
 دعوت، ہمارا اور اپنی خلف کے ساتھ ہوگا۔

(سنگوہ شریف، ص ۵۸۔ سنن دارمی، ص ۲۱۳۔ مسند امام احمد، ص ۱۰۹)

رسول اللہ ﷺ نے چار بڑے کافروں کا نام لیا اور اس میں شک و شبہ نہیں کہ یہ کفار دوزخ میں بھیجے جائیں گے۔

اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بے نماز بھی ان کے ساتھ ہوگا۔  
 الامان الحفیظ

اور یہ صرف حدیث پاک ہی نہیں بلکہ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمادیا ہے۔ فخلف من بعدہم خلف اصاعوا الصلوة و اتبعوا الشهوات فسوف یلقون عذابا  
 (قرآن مجید۔ سورۃ مريم)

یعنی اچھے لوگوں کے بعد بڑے لوگ پیدا ہو گئے (یا اللہ ان کی برائی کیا ہے) تو فرمایا وہ بڑے اس لئے ہیں کہ وہ نمازوں کو ضائع کرتے ہیں (نمازیں نہیں پڑھتے اور خواہشات کے پیچھے دوڑتے ہیں) ایسے لوگ مقررہ ادوی فی میں بھیجے جائیں گے۔

اور وہ ادویٰ ملی کیا ہے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اذنسی جہنم وان اودیت جہنم تستنعید من حرہ یعنی جہنم دوزخ کی ادویوں میں سے ایک ایسی ادوی ہے کہ دوزخ خود اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہے کہتا ہے یا اللہ مجھے ادوی فی کی گرمی سے بچا۔

اے میرے مسلمان بھائی ہم ذرا سوچیں کہ بے نماز کیلئے اتنی سخت سزا کیوں ہے تو ہمیں بخوبی سمجھ آ جائیگی کہ نماز نہ پڑھنا پرلے درجے کی ناشکری ہے غور کریں کہ جس خالق و مالک جل جلالہ نے بندے پر اتنے احسان کئے کہ بندہ گن نہیں سکتا خود قرآن مجید میں فرمایا وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها۔ (سورۃ النحل)

یعنی اے بندو اگر تم شکر کرنا چاہو تو میری نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ نے ہاتھ دئے کان دئے پاؤں دئے زبان دی آنکھیں دیں۔ پھر یہ کہ اپنے حبیب ﷺ کا اتنی مٹایا پھر یہ کہ پہلے اس امت پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کیں زان بعد اپنے حبیب رحمت کا نکالتے ﷺ کے وسیلہ سے پچاس سے پانچ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان گنت

الاعانات سطا کے تو اگر اس خالق کائنات جل جلالہ کی عطا کردہ نعمتوں کے شکر یہ کے طور پر بندہ پانچ وقت سجدہ بھی نہ کرے تو اس سے بڑھ کر اور ناشکری کیا ہو سکتی ہے اور ناشکرا انسان واقعی جنت سزا کا مستحق ہے اللہ تعالیٰ ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے اور ہم آج ہی توبہ کریں نماز کو پابندی سے پڑھیں تو اللہ تعالیٰ کے انعام کے مستحق بن جائیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مذکورہ آیت کے ساتھ ہی فرمادیا  
 الا من تاب و آمن و عمل صالحا فللک یدخلون الجنة ولا یظلمون شیئاً (قرآن مجید)

یعنی وہ بندہ وادی غنی میں نہیں ڈالا جائیگا جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے یہ ایسے توبہ کرنے والے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توبہ کی توفیق عطا کرے۔

بہتر قرآن مجید سے دو فرمان اور بھی سن لیں تاکہ قیامت کے دن بچھٹا نہ پڑے۔ قرآن مجید میں ہے۔ الا اصحاب الیمین

فی جنات یتنسلون عن المحرمین ما سئلکم

فی سقر۔

(قرآن مجید۔ سورۃ مدثر)

یعنی جنت میں خوش طبعان کرتے ہوئے پھر ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ فلاں فلاں کبھی نظر نہیں آئے وہ کہاں ہیں۔ جواب میں کہا جائے گا کہ وہ تو دوزخ میں ہیں۔ یہ سن کر وہ جنتی ان دوزخ والوں سے پوچھیں گے کہ تم دوزخ میں کیوں پہنچ گئے وہ دوزخ والے جواب دینگے لکم نیک من المصلین۔ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے یا ہم سکنیوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور فضول بخشیں کرتے تھے اور قیامت کو نہیں مانتے تھے۔

دور فرمان و ایشان یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون حاشعۃ الصارع و سرھقھم ذلۃ۔ (قرآن مجید۔ سورۃ قلم)

یعنی جس دن قیامت کی ہولناکیاں شدت پر ہونگی تو حکم ہوگا کہ اے بندو آؤ رب تعالیٰ کو سجدہ کرو لیکن (بے نماز) سجدہ نہیں کر سکیگے اور ان کی آنکھوں پر دلت چھائی ہوگی۔

(یا اللہ وہ جہد کیوں نہیں کر سکتے) تو فرمایا: و لقد کانوا یبدعون

افى السجود و هم سائلون۔

یعنی وہ اس لئے جہد نہیں کر سکتے کہ وہ دنیا میں جہد کی طرف بلائے جاتے تھے (فی طے اہلہ) آذ نمازیں پڑھ کر یہ لوگ باوجود تندرست ہونے کے نمازوں کی طرف نہیں آتے تھے۔

بعض تفسیروں میں آتا ہے کہ بے نمازوں کی پشت تانے کی پلیٹ کی طرح آکر جائیگی اور وہ جہد نہیں کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو چچی توہم کی توفیق عطا کرے۔

عارف رومی نے فرمایا

یاد داری کہ وقت زاون تو = ہر خنداں و تو گریاں

چناں زنی کہ وقت مردن تو = ہمہ گریاں و تو خنداں

یعنی اے بندے تجھے یاد ہے جب تو اس دنیا میں آیا تھا (تو پیدا ہوا تھا) تو سارے خوشیاں مناتے تھے اور تو روتا تھا اے انسان تو ایسی زندگی گذار کہ جب تو اس دنیا سے جائیگا تو سارے روئیں مگر تو تو خوشیاں

سنا تا جا۔ اور اگر تو بھی (اپنی بد اعمالیوں) کی وجہ سے روتا گیا تو حیف ہے تیرے دنیا میں آنے کا۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

اے میرے مسلمان بھائی! ہوش کر اور دیکھ رب تعالیٰ کا پاک قرآن تجھے کس انداز سے فرما رہا ہے: یا ایہا الانسان ما غرک برسک الکریم الذی خلقک فسواک فعدلک فی ای صوة ما شاء رکبک۔ (قرآن مجید)

یعنی اے انسان اے آدم کے بیٹے تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم سے دور (مغرور) کر دیا ہے وہ تیرا رب جس نے تجھے پیدا کیا تجھے درست کیا (تجھے ہاتھ دئے کان دئے آنکھیں دیں پاؤں دئے) تجھے درست پیدا کر کے اچھی صورت دے کر بھیجا۔

کلا ہل تکذسون بالذین۔ اصل بات یہ ہے کہ تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو۔

نہیں مرنے یا دہے نہ حساب کتاب یاد ہے نہ مشر و نثر یاد ہے بس

دنیاں دنیارہ گئی ہے۔ حسبنا اللہ ونعم الموکیل

لنا اللہ تعالیٰ کا فرمان و نشان ہے کہ افس حسبکم انما خلفنا کم عبثا وانکم المینا لا ترجعون۔ (قرآن مجید سورہ مؤمنون) یعنی اے بندو کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہم نے تمہیں بے فائدہ پیدا کیا ہے (کیا تم سے حساب نہیں لیا جائیگا) اور تمہارا کیا گمان ہے کہ تم ہمارے دربار عیش و عشرت کے جاؤ گے

ایسا ہرگز نہیں ہوگا بلکہ تمہیں دربار میں ضرور عیش کیا جائیگا۔ اور تم سے ایک ایک بات کا حساب لیا جائیگا۔

تو اب مزید ہمیں سوچ رکھنا چاہیے کہ وہاں کیا جواب دیا جائے ہمیں کہ بیان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھا کھا کر پانچ وقت سجدہ بھی نہ کریں تو ہمیں کس گھر میں پھینکا جانا چاہیے اللہ تعالیٰ کو قیامت عطا کرے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں۔

پھر یہ کہ نماز پڑھنے کی برکتیں اور بیماریاں کیسی ہیں پڑھیں اور اندازہ کریں۔

### (حدیث ۱)

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ خزاں کا موسم تھا میں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ باہر نکلے آگے گئے تو ایک درخت نظر آیا جس کے پتے ٹٹکے ہو کر ٹٹک رہے تھے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے اس درخت کی ٹٹیلیوں کو پکڑ کر حرکت دی تو اس کے سارے پتے نیچے گر گئے پھر فرمایا اے ابو ذر میں نے عرض کیا لیک یا رسول اللہ ﷺ۔ میں حاضر ہوں تو فرمایا جب مؤمن اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۵۹، مسند امام احمد)

### (حدیث ۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ! تم یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے مہر جاری ہو اور وہ بندہ اس مہر میں روزانہ پانچ بار غسل کرے تو اس کے جسم پر میل رہ جائیگا۔

صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یہ  
مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے نمازی  
کی خطاؤں کو مٹاتا رہتا ہے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ ص ۵۷)

### (نصیحت آموز واقعہ)

محاسن مدنیہ میں ہے کہ ایک دن حضرت حبیبی علیہ السلام دریا کے  
کنارے جا رہے تھے آپ نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا  
جانور دریا کے کنارے دلدل اور کچڑ میں لٹ پٹ ہوتا ہے پھر وہ کچڑ  
سے نکل کر گہرے پانی میں غوطہ لگاتا ہے اور وہ بالکل پاک صاف ہو  
جاتا ہے پھر وہ کچڑ میں لٹ پٹ ہوا پھر گہرے پانی میں غوطہ لگایا تو  
بالکل پاک صاف ہو گیا اور اس نے کئی بار یوں ہی کیا یہ دیکھ کر  
اللہ تعالیٰ کے نبی حبیبی علیہ السلام کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ جانور کیا کرتا  
ہے تو جبریل علیہ السلام حاضر ہو گئے اور عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے  
نبی یہ جانور آپ کو اللہ تعالیٰ کے محبوب کی امت کی شان دکھا رہا ہے۔  
عرض کیا یہ کچڑ امت کے گناہوں کی مثال ہے اور دریا کا صاف پانی

یہ نماز کی مثال ہے۔ امتی گناہوں میں لٹ پٹ ہو گئے اور پھر ان ہو گئے  
وہ مسجد میں جا کر نماز پڑھیں گے تو گناہوں سے پاک صاف ہو جائیں گے۔  
دن بھر میں یوں ہی ہوتا رہے گا اور امت محمدیہ نمازوں کی برکت  
سے گناہوں سے پاک رہتی رہے گی۔ (احسن المواعظ ص ۱۵۶)  
بھان اللہ واللہ لہ نماز کی کیسی بہاریں اور برکتیں ہیں پھر نمازی  
قبر میں جائیگا تو وہ بالکل پاک صاف ہو گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو  
یہ بہاریں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔  
تفصیل کے لئے سب نمازی اہمیت کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

### (سوال)

ہم نماز پڑھنا چاہتے ہیں لیکن نماز پڑھی نہیں جاتی اس کا کوئی حل یا نوئی  
حلقہ بتائیں۔

### (جواب)

اگر کوئی مریض کسی ڈاکٹر صاحب کے پاس حلقہ کیلئے جائے تو پہلے  
اس کا چیک اپ کیا جائیگا، فالٹس اس ڈاکٹر خون نمیت وغیرہ کیا جائے گا  
تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس کو کیا بیماری ہے اس کے بعد حلقہ شروع ہوگا۔

یوں ہی پہلے یہ معلوم کیا جائے کہ چہ کیا ہے کیوں نماز نہیں پڑھی جاتی۔

وجہ یہ ہے کہ ہم نے نفس کو پالا پوسا مونا تازہ کیا اب یہ نہ زور گھوڑا ہو گیا ہے یہ ہمیں نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ان النفس لا تارة بالنسوة۔  
چونکہ نفس امارہ ہمیشہ برائی کی طرف لے جاتا ہے (یہ نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا) اس لئے بسیار کوشش کے باوجود ہمیں نماز نہیں پڑھنے دیتا۔

ہاں ہاں جن حضرات نے اس نفس امارہ کو قابو کر لیا اس کی امداد کی بھوک پیاس دیکر تڑپا ان کا نفس مذہب حال ہو گیا ان کو ان کا نفس نیکی سے روک نہیں سکتا جیسے کہ مشبوہ ہے کہ اماموں کے امام سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ اور خوٹوں کے خوٹ غوث اچظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے چالیس چالیس سال عشاء کے بعد سے فجر کی نماز پڑھی حالانکہ سو جانے سے مشغول ہوتا جاتا ہے۔

اور یہ چالیس چالیس سال رات بھر عبادت الہی میں گزار دینا کوئی آسان کام نہیں۔ ایسا وہی کر سکتا ہے جس نے نفس کی امداد کی کو توڑ دیا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے نفوس قدسہ کے فیوض و برکات سے مالا مال کرے  
الحاصل جب نفس کو پالا جائے کبھی یہ کھا کبھی وہ کھا کبھی بوتل پی۔  
کبھی چائے پی، کبھی ٹی وی کے شو دیکھ، کبھی سینما کی فلمیں دیکھ، یعنی  
نفسانی خواہشات کی جھیل میں ہی گھر رہے تو نفس نہ زور گھوڑے کی طرح  
جاتا ہے اس کی امداد کی پڑھتی جاتی ہے اور یہ نہ زور گھوڑے کی طرح  
خواہشات کے پیچھے دوڑتا ہے۔ بندے کو نیکی امداد کی طرف لے آنے ہی  
نہیں دیتا۔

### ﴿ملاحضہ﴾

سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انسان اللہ تعالیٰ نے تجھ میں  
غصہ اسلئے نہیں پیدا کیا کہ تو کسی کلمہ کو کسی کلمہ کو غلام کو زمین پر چلنے سے  
است وہ چار رسید کر دے اور چار گرم گرم سادے جلد اللہ تعالیٰ نے  
تیرے اندر غصہ اسلئے پیدا کیا ہے کہ تو اسے اپنے اوپر نافذ کرے۔

لہذا اگر تیرے نفس تجھے نماز کی طرف نہیں آنے دیتا تو تو غصہ کو اپنے اوپر  
اس طرح نافذ کر کہ تیری وحشت و ادر قیامت کی سختی کو اپنے سامنے رکھ کر

پکاوا و کرا اور پکا نام لے کر کہہ کسا۔ فلاں اگر تو نے کل نماز نہ پڑھی تو مجھے  
کل روزہ دے گا تو دیکھتے ہیں کہ کیسے نماز نہیں پڑھی جاتی بس ایک ہفتہ عشرہ  
کر کے دیکھ تو پکا نمازی بن جایا اور پھر جب قبر میں جائے گا تو تیری قبر  
جنت کا باغ بن جائیگی جیسے کہ میرے اور تیرے۔ نبی اللہ تو نے کے سچے  
رسول ﷺ نے فرمایا کہ قبور تو جنت کے باغوں میں سے باغ بننے کی یا  
دوزخ بننے کی جگہوں میں سے جگہ بننے کی۔

اور اگر تو کہے کہ جی یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا شام تک منہ بند رکھوں تو  
پھر تو دوزخ کے دروازے ہی کھلے ہیں۔

الامان الخفیہ

(دعا)

یا اللہ ہمیں سچا پکا نمازی بنا کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن نماز نہ پڑھنے  
والے غریب لوگ تو جنت کی طرف رواں دواں ہوں اور ہمیں فرشتے  
ہائیکہ کروڑوں کی طرف لئے جا رہی ہوں۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

## ﴿یادداشت ۲﴾

نم جعلناکم خلافت فی الارض من بعدہم  
لیسطر کیف تعملون۔ (قرآن مجید سورہ یونس)

یعنی اے سرکارو! ہم نے تمہیں پہلے سرکاروں کے بعد سرکار بنایا ہے  
تا کہ ہم دیکھیں تم کیا کرتے ہو۔

اگر تم نے سرکاری اپنی مرضی کے مطابق کی تو تیرے عہد کے  
بعد تمہیں بنا کر دوسرے سرکار بنائے آئیں گے اور پھر قیامت کے دن  
تم سے ایک ایک بات کا حساب لیں گے اور تم نے کیا کیا کیا  
کرو۔ فرامین کے مطابق حکمرانی کی تو قیامت کے دن ایسے  
ایسے اعانات سے نوازیں گے کہ ماری خدائی دیکھنے کی۔

تفسیر ضیاء القرآن میں ہے اس قسم پر اہم پاک، بندہ میں اسے  
عروج و زوال کی تاریخ پر نظر ڈالو تو قدم قدم پر آپ کو اس ارشاد ربانی  
کی تصدیق کرنے والے تواہد ملیں گے۔ ستائی کی طویل رات کے  
بعد ہمیں صبح آراؤی سے ہنسنے کیا کیا گیا۔ کیا ہم اپنی تسبیح، تہائی

اور افادیت کا ثبوت ہم پہنچانے میں کسی کوتاہی کا مظاہرہ تو نہیں کر رہے ہیں۔ کیا ہماری قومیں نیکی تو مٹانے اور بدی کو فروغ دینے میں تو صرف نہیں رہیں۔ اور ہیں۔ کیا ہم خدا پرستی کی بجائے نفس پرستی کا کارکن نہیں ہو رہے۔ ان سوالات کا جواب ہمیں بڑی حقیقت پسندی سے دینا ہوگا۔ قدرت کے قانون انساب کے حرکت میں آنے سے پہلے ہمیں خود اپنا محاسبہ کرنا چاہیے اسی میں ہماری نجات ہے اور اسی میں ہماری فلاح ہے۔

﴿یادداشت ص ۶﴾

المہاکم الذکاثر حنی ذرتم المقابر۔

(قرآن مجید۔ سورہ النکاثر)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرما رہا ہے اے بندو تمہیں مال اکٹھا کرنے نے خدا تعالیٰ سے دور کر دیا ہے اور یہ کثرت مال کی حرص تمہیں قبری دیواروں تک چھٹ گئی ہے تمہیں اللہ تعالیٰ کے کیا کا وقت ہی نہیں ملتا۔ ہاں ہاں تمہیں مغرب ہی پہنچ چکا ہے۔ بہت جلد تم جان ہاؤ گے کہ

اس کا انجام کیا ہوتا ہے چرم سے ایک ایک نعمت کا حساب لیا جائے گا۔ تفسیر ضیاء القرآن میں ہے جو لوگ زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں ان کو بڑی اہم اور ضروری چیزیں فراموش ہو جاتی ہیں دولت سمیٹنے کی خواہش جنون کی صورت اختیار کر لیتی ہے اس وقت انکس نہ خدا یاد رہتا ہے نہ موت یاد آتی ہے اور نہ قبر کا وہ تاریک گڑھا جس میں انہوں نے ایک خدا یک دن فروکش ہونا ہے بس ایک ہی خیال میں مگن رہتے ہیں کہ جیسے بن پڑے زیادہ سے زیادہ دولت جمع کر لی جائے۔ خدا ناراض ہوتا ہے تو ہوتا رہے قوم سے خیانت، اپنے ملک سے غداری، اپنے فرائض کی ادائیگی میں بددیانتی کے جرائم سرزد ہوتے ہیں تو دوتے رہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے بد نصیب لوگ خوف خدا اور آخرت کو ہی بھول نہیں جاتے بلکہ وہ پرلے درلے کے خود فراموش بھی ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

خود فراموشی کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو نہ قبر یاد آتی ہے نہ وہ حساب کا کڑا اون یاد آتا ہے۔ جس دن سورج جو کہ اپ ہم سے کروڑوں میل



دور ہے، اور اب وہ آگ کی سی گرمی پھیلتا ہے قیامت کے دن بھی سورج پھٹے گا اور سب لوگوں کے قریب آ جائیگا۔

اس دن پانی کی ایک بوند نہ ملے گی نہ بائیں بائیں ہونگی پسینہ بہہ بہہ کر سب لوگوں تک چڑھ جائے گا کی اس پر ہی پسینے سے ڈبکیاں لگاتے ہوں گے اور کوئی سایہ کوئی بلڈنگ کوئی چھت، کوئی مکان نہ ہوگا۔ نہ ماں بیٹے کو پہچانے گی نہ بیٹا ماں کو پہچانے گا نہ باپ نہ بھائی کوئی پرسان حال نہ ہوگا وہ دن بھی یاد نہیں آتا پھر دو پھر اڑھ جو کہ ہاں سے ہار یک تھوڑے سے تیز بڑا ہوں میل لمبی ہوگی، وہ بھی یاد نہیں رہتی نہ حساب کتاب کا دن یاد رہتا ہے بس ایک ہی دھن میں گرفتار ہیں کہ مال کی فراوانی ہو۔ اگر کوئی خیر خواہ کوئی نصیحت کی بات کرے تو جواب ملتا ہے یاد رکھا جائیگا جو اڑھ یہاں تو عیش کر لیں۔

ہاں ہاں جب بندہ قبر میں جائے گا تو ہوش ٹھکانے آئے گی پھر وہ رو کر عرض کرے کہ اے قال رب ارحمہون لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت۔ (قرآن مجید۔ سورہ البقرہ ۲۰۶)

یعنی کہے گا یا اللہ میں بھول گیا میں غلطی کر بیٹھا مجھے ایک بار دہرایا بھیج دے

آئندہ میں کوئی غلطی کوئی گناہ کا کام نہ کروں گا کبھی نا فرمانی نہیں کروں گا

کا اس پر فرمان جاری ہوگا کلا یعنی ہرگز نہیں ہو سکتا کہ دوبارہ دنیا میں تجھے بھیجا جائے۔ ومن وراءہ عذاب عظیم الی یوم یبعثون۔ موت کے بعد بندے کیلئے قیامت کے دن تک عالم برزخ ہے جس میں اس غافل انسان نے اپنی کروڑوں کامزہ چکھنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہوش عطا کرے ہم سمجھیں سوچیں کہ ہم کس لئے پیدا کئے گئے ہیں پھر جب قیامت برپا ہوگی اور بندہ اللہ تعالیٰ کے دربار حاضر کیا جائیگا تو جب تک وہ پانچ سوالوں کے جواب نہ دے گا آگے قدم نہیں اٹھا سکے گا۔

حدیث پاک میں ہے لا تزول قدما ابن آدم یوم القیامۃ حتی یشفا عن خمس عن عمرہ فیما افئنا وعن شبابہ فیما اہلنا وعن ماله من ابن اکتسبه و فیما انفقہ وماذا عمل فیما علم۔ (جامع ترمذی، مشکوٰۃ ص ۴۴۴) یعنی اللہ تعالیٰ کے چارے رسول ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب تک بندہ پانچ باتوں کا جواب نہ دے گا آگے قدم نہیں اٹھا سکے گا۔

اول یہ کہ اے بندے تو نے مکران کا دل میں گزاری۔

دوم یہ کہ بندے تو نے دوائی کیسی گزاری۔

سوم اے بندے تو نے دولت کہاں سے اور کیسے حاصل کی۔

چہارم اے بندے تو یہ بتا کہ تو نے وہ مال و دولت کہاں کہاں خرچ کیا  
پنجم اے بندے تو یہ بتا تو نے جو کچھ جانا اس کے مطابق عمل کیا  
یا نہیں۔

لہذا اے میرے مسلمان بھائی ہمیں اب سوال سوچ رکھنے چاہیں تاکہ  
وہ حکم الہی تکمیل جو کہ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے جس کے سامنے غلط جانی  
پہل ہی نہیں سکتی ہم اس کے سامنے صحیح جواب دے سکیں۔ اور صحیح جواب  
جب ہی ہو سکے گا کہ ہم آج ہی سیدھے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے  
حکموں کی خلاف ورزی کسی صورت نہ ہونے پائے ورنہ پھنس  
جائیں گے۔

یعنی اگر منہ رچہ والا سوالوں کے جواب نہ دے سکے تو سوچیں کیا  
یہ ممبریاں، یہ نگاشتیں، یہ وزارتیں، یہ صدقاتیں ہمیں اللہ تعالیٰ کے  
خدا سے بچا لینگی ہرگز ہرگز نہیں بچا سکیں گی، یا اللہ ہمیں خوش عطا کرے۔

نیز حدیث پاک میں ہے اللہ تعالیٰ کے سپے رسول ﷺ نے فرمایا

قیامت کے دن ایک بندہ دربار الہی میں پیش کیا جائے گا جس کی ساری  
زندگی غناشہ کی گزاری ہوگی اللہ تعالیٰ نے اسے ہر نعمت سے نوازا اسے  
مال دیا دولت دی اقتدار دیا ہر آسائش سے نوازا مگر گزاری نہ تھا حکم ہو  
کا اسے فرشتہ اسے دوزخ میں ایک ہی غوطہ کر لانا جب وہ لایا جائیگا تو  
اللہ تعالیٰ پوچھے گا اے بندے بتا تو نے دنیا میں کوئی آسائش، کوئی سکھ  
کوئی خوش و کشمی ہے تو وہ قسمیں کھا کر کہہ دیا اللہ میں جب سے پیدا  
ہوا ہوں میں نے کوئی آسائش کوئی خوشی کوئی نعمت نہیں دیکھی۔ (دوزخ  
ایسی جگہ ہے کہ ایک غوطہ کھانے سے کوئی دنیاوی خوشی یاد نہ آئے گی)

پھر اللہ تعالیٰ اس بندے کو حاضر کر چکا جسکی ساری زندگی پریشانوں  
میں دکھوں میں گزاری ہوگی لیکن وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ تھا اس کے  
متعلق فرمایا کہ اے فرشتہ اس کو جنت کی ایک جھلک دکھا کر لانا جب لایا  
جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اے بندے تو نے دنیا میں کوئی پر  
یشانی کوئی دکھ دیکھا تھا (تو جنت ایسی پیاری نعمت ہے) کہ وہ بندہ ایک

جھلک دیکھ کر دنیاوی سب پریشانیوں کو بھول جائیگا اور وہ قسمیں کھا کھا

کر کہے گا یا اللہ میں نے کبھی کوئی پریشانی کوئی دکھ دیکھا ہی نہیں یہ ہے دنیا کی حقیقت۔

چنانچہ صحیح مسلم میں ہے یوتی بانعم اهل الدنيا من اهل النار يوم القيامة فيصبغ في النار صبغة ثم يقال يا ابن آدم هل رايت خيرا من مريبك نعيم قط فيقول لا والله يارب. ويوتی باشد الناس بؤسافی الدنيا من اهل الجنة فيصنع صبغة في الجنة فيقال له يا ابن آدم هل رايت بؤسا قط و هل مريبك شدة قط فيقول لا والله يارب ما مريبی بؤس قط ولا رايت شدة قط. (صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ شریف)

### ﴿یادداشت ۳﴾

ہماری یہ کہ وہ تہ بنی ہے کہ ہم مجاہد بن کر عالم بن کر وزیر بن کر کارخانہ دار بن کر سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہم کامیاب ہو گئے ہیں ہماری یہی کامیابی ہے۔ حالانکہ یہ کوئی بڑی بات نہیں کیا کہ اصلی اور حقیقی کامیابی وہ ہے جو

اللہ تعالیٰ مل جائے گا قرآن مجید چنان کر رہا ہے۔ فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز. (قرآن مجید)

یعنی جو بندہ دوزخ سے بچ کر جنت پہنچ گیا کامیاب وہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے ہم سوچیں سمجھیں اور کوشش کریں تاکہ وہ حقیقی کامیابی حاصل کر سکیں۔

اور پھر اہل الایمان تک جنت کی بہا۔ میں اور بیش و عشرت کی زندگی گزار سکیں جس کے متعلق خالق کائنات علیہ السلام کا فرمانِ اشیان ہے۔

وان النار الاخرة لہی الخلدوان لو كانوا یعلمون۔

(قرآن مجید۔ سورہ ملکوت)

یعنی اے بندو اگر زندگی ہے تو وہ آخرت کی زندگی ہے کاش بندے اس بات کو جان لیں۔ کیونکہ وہ زندگی ختم ہونے والی نہیں اس کا دوسرا کناہ یہی نہیں۔ ہزار لاکھ کروڑ ارب کھرب۔ کچھ پدم یہ ساری گنتیاں ختم ہو جائیں مگر وہ زندگی ختم نہ ہوگی۔

### ﴿تذکرہ﴾

ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس کہ ہم ایسی ناپائدار زندگی

گدلی زندگی، دھوکہ فریب کی زندگی، ساتھ چھوڑ جائیوای زندگی، آفات و بلیات کی زندگی، بکھوں اور پریشانیوں کی زندگی پر ہی تو ہو گئے ہیں۔ جس کی حیثیت اس آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ موازنہ کرنا ہو تو فرمانِ معطیٰ ﷺ سامنے رکھیں۔

عن مسثور بن شداد قال سمعت رسول الله ﷺ يقول والله ما الدنيا في الآخرة الا مثل ما يجعل احدكم اصبعه في اليم فليبظر بما يرجع.

(صحیح مسلم، ۳۸۲۔ جامع ترمذی، ۵۸ مکتواۃ ص ۴۳۹)  
یعنی سیدنا مستور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم آخرت کے مقابلہ میں دنیا ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے اور چرہ دیکھے اس کے ساتھ کتنا پانی آتا ہے (تو جیسے تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ نسبت ہے ایسے ہی اس زندگی کو آخرت کی زندگی کے ساتھ نسبت ہے) سبحان الله العظيم، سبحان الله

العظيم سبحان الله العظيم.

میرے بھائی غور کر کہ انگلی کی تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ کیا نسبت ہو سکتی ہے مگر تم ہیں کہ آخرت کی زندگی کو بھول گئے ہیں نہ میں حقوق اللہ کی پرواہ ہے نہ میں حقوق العباد کی پرواہ ہے۔ یہ کونسی عقلندی ہے۔

﴿عقلندی کا ایک واقعہ﴾

ایک بادشاہ تھا غفلت شعارا ملام سے دور دنیا کی لذت میں غمور لیکن اس کا وزیر نہایت نیک و دل انسان آخرت کا طلبگار وہ وزیر اس بات کا خواہاں تھا کہ کوئی موقع ملے تو میں بادشاہ کو نصیحت کروں گا کہ اس کی آخرت سنور جائے ایک رات بادشاہ نے کہا وزیر صاحب چلو چل کر رمایا کی خبر گیری کریں کہ کبھی کوئی مصیبت زدہ نہ ہو گھوڑوں پر سوار ہو کر چل پڑے آگے گئے تو ایک اونچا سا مکان نظر آیا جس سے روشنی چھن رہی تھی بادشاہ نے کہا وزیر صاحب رات فاضل رہی ہے تو یہ اس وقت مکان کے اندر روشنی کیوں ہے اوپر چڑھ کر دیکھا تو اندر گند کی کا ڈیر نظر

اں حقوق العباد کی وجہ سے متعلق کتاب حقوق العباد کا مطالعہ کریں

آیا اس کو کرسی نما بنا یا گیا تھا اس کے اوپر ایک شخص میلے کچلے کپڑے پہنے

بیٹھا ہوا ہے سامان طرب بھی پڑا ہے سامنے ایک عورت میلے کچلے  
تیغی ہے وہ مرد خطاب کرتا ہے کہ ملکہ یہ بات ہے ملکہ یہ یوں ہے  
عورت بولتی ہے تو کہتی ہے ہاں بادشاہ سلامت یوں ہی ہے  
بادشاہ سلامت یوں ہی ہے۔

بادشاہ سوچنے لگ گیا کہ کون بادشاہ اور کون ملکہ یہ کیا پتھر ہے  
آخر کار سمجھ گیا کہ یہ شغل کر رہے ہیں۔ مرد اپنے گندگی کے ڈھیر  
پر بیٹھا اپنے آپ کو بادشاہ تصور کر رہا ہے بادشاہ نے کہا وزیر صاحب  
یہ شغل کر رہے ہیں کرتے دو ہمیں کیا وزیر کو موقع مل گیا بولا  
بادشاہ - سلامت ایک ایسی بھی بادشاہت ہے جس کے سامنے یہ  
تیری بادشاہت ایک گندگی کا ڈھیر ہے بادشاہ چونکا کہ وہ ایسی  
بادشاہی کہاں ہے میں وہ ضرور حاصل کروں گا۔ وزیر صاحب نے  
چند نصیحت کی باتیں سنیں اور پھر اس بادشاہ کو اس کے آباؤ اجداد  
کی قبروں پر لے گیا وہ نصیحت کے اشعار کہے ہوئے تھے کچھ

یہ اشعار تھے۔

انعمی عن الدنيا وانت بصير - تحفل ما فيها وانت خبير  
تو بے وفا دنیا سے آنکھیں بند کرتا ہے حالانکہ تو اکھیاں کھلتا ہے اور تو دنیا  
دیکھتا ہے جاہل ہے حالانکہ تو خبردار ہے۔

و تصبح تنها كالكلى - وانت هذا عما بهت تسير  
اور تو دنیا کو یوں اکٹھا کرتا ہے جیسے کہ تو نے ہمیشہ یہاں رہتا ہے۔ اور  
توکل یہ سب کچھ چھوڑ کر رخصت ہو جائیگا۔

و دلت فاصبح كلما انت صانع - فان سوت المينس قنود  
تو دنیا میں بنا لے جو کچھ بنانے والا ہے آخر کار مرنے والوں کا گھر  
قبر ہے۔

یہ پڑھ کر اور نصیحت کی باتیں سن کر بادشاہ چونکا اور کہا کہ (میں وہ  
بادشاہی ضرور حاصل کروں گا) چنی تو پھر کے صحیح مسلمان بن گیا اور  
مذابہ الہی سے بچ گیا۔ (قلیوبی)

ایک عالم دین نے یوں بیان کیا کہ وزیر نے اس بادشاہ کیلئے

مبادت خانہ بنا دیا وہ بادشاہ اپنی بادشاہی چھوڑ کر اس مبادت خانہ

میں گوشہ نشین ہو گیا اور پھر کچھ عرصہ بعد وہ فوت ہوا اور وزیر کو

خواب میں ملا اور بتایا وزیر صاحب اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں ایسی بادشاہی عطا کی ہے کہ دنیا کی بادشاہی اس کے مقابلہ میں گندگی کا ڈبیر ہے۔

آخر میں نصیحت آموز چند اشعار سن کر رخصت چاہتا ہوں۔

چند ناصحانہ اشعار از پوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ

ہر چہ سے جی بگرواب جہاں = چوں حباب از چشم تو گردو نہاں  
یعنی اے غافل انسان جو کچھ تو دنیا کی چہل پہل رونق و رنگین دیکھتا ہے یہ سب کچھ تیری آنکھوں سے یوں اوجھل ہو جائے گا جیسے پانی کا بلبہ مٹ جاتا ہے۔

ناگر از گورت بر آید ایں صدا = واسے بتا واسے بتا واسے بتا  
پھر تیری قبر سے آواز یہی آئے گی۔ ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس۔  
لیکن اس وقت کا افسوس کھانا کچھ فائدہ نہ دے گا اب وقت ہے کہ خواب غفلت سے ہم بیدار ہوں اور عمر رفتہ پر افسوس کریں جیسے

حضرت پوعلی شاہ قلندر نے دوسرے شعر میں فرمایا ہے۔

اے درینا عمر تو رفتہ نچواب = اند کے ماند ست اور از دو دیاب  
یعنی ہائے افسوس، ہائے افسوس کہ اے انسان تیری عمر خواب غفلت میں گزر گئی۔ اب تھوڑی سی باقی ہے اتنی تو سنبھال۔

وہ یوں کہ تو بہ کر کے اللہ رسول کے بتائے ہوئے راستے پر کامزن ہو جا۔

کاش کز بہر ہم نیز رہا نگ = تا قیامت نصیحتی اندر گورنگ  
اے غافل انسان شہر جا بھی تجھے ختم کرنے کیلئے موت کا فرشتہ آتا ہے پھر تو قیامت تک جگ جگ قبر میں لیٹا رہے گا۔ اور پھر قبر ٹیکو کار کیلئے جنت کا باغ بنے گی اور نافرمان کیلئے دوزخ کا گڑھا بنے گی جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے سپے رول میں ہے۔ نے فرمایا ہے کہ بے شک قبر یا تو جنت کے بانوں میں سے باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بن جائے گی۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

کسی دوسرے نے سوال کیا وہ سوال و جواب بھی آخر میں درج کیا جائے گا۔

### ﴿سوال﴾

ہمیں نماز میں دوسرے اور خیالات بہت آتے ہیں اس کا کوئی حل بتائیں۔

### ﴿جواب﴾

نماز کی تین اقسام ہیں۔

(۱) عام لوگوں کی نماز

(۲) خواص کی نماز

(۳) خاص الخواص کی نماز

خواص حضرات اور خاص الخواص حضرات کی نماز کے متعلق وہی حضرات جانیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں سے کرے۔

فقیر یہاں عام مسلمانوں کی نماز کے متعلق چند باتیں پیش کر رہا ہے۔

﴿نماز میں دوسرے﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے دوسرے اور خیالات معاف کر دیے ہیں لہذا جب تک بندہ عملی طور پر غلط کام نہ کرے کوئی پکار (گرفت) نہیں۔  
والحمد لله رب العالمین۔

### ﴿حدیث ۱﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
ان المسلمہ نہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدرها  
ما لم تعمل بہ اور قلکلم۔ (صحیح بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ۱۸)  
یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دوسرے معاف کر دیے  
ہیں اور جب تک میرا امتی اس دوسرے کے مطابق غلط کام یا غلط بات نہ  
کرے کوئی پکار نہ ہوگی۔

### ﴿حدیث ۲﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آجھ صبح کرام

در بار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے

اندرا ایسے خیالات اور دوسے پاتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا بہت بڑا  
گناہ سمجھتے ہیں۔ یہ سکر عیب خدا سید الانبیاء ﷺ نے پوچھا کیا واقعی ایسا  
ہوتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ ایسے ہی ہے تو  
فرمایا: ذالک صریح الایمان۔

(صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۱۸)

یعنی فرمایا: اسے میرے صحابہ یہاں سے دوسے آئیے تو صریح ایمان ہے۔

﴿حدیث ۳﴾

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص در بار رسالت  
میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دل میں ایسے ایسے  
خیالات آتے ہیں کہ میں ان کو زبان پر لانے سے پہلے یہ بھڑکتا ہوں کہ  
میں جمل کر کوند ہو جاؤں یہ سکر جنت لعلائین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے  
فرمایا: الحمد لله الذی رد امرہ الی الوسعۃ۔

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۱۹)

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ایسی بری بات کو دوسرے کی طرف

بھیج دیا ہے۔

﴿حدیث ۴﴾

سیدنا محمد بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے  
نماز میں خیالات بہت آتے ہیں بلکہ زیادہ ہی خیالات آتے ہیں یہ سکر  
حضرت قاسم بن محمد نے فرمایا: امض فی صلواتک فانہ لن  
یذهب ذالک عنک حتی تقول ما اتممت صلواتی۔

(رواہ مالک۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۱۴)

یعنی تو اپنی نماز کو پورا کر، دوسرے تو آتے ہی چھٹکتے ہی کہ تو کب کا کہ  
میری نماز نہیں ہوئی۔

اس کی شرح میں شیخ الحدیث حضرت شاہ مجدد الحق محدث دہلوی قدس سرہ  
نے فرمایا: اے نمازی تو نماز سے فارغ ہو کر شیطان کو مخاطب کر کے  
کہہ دے ارے شیطان ہاں میں سمجھتا ہوں کہ میری نماز نہیں ہوئی لیکن  
دوبارہ میں بھی نہیں پڑھوں گا کیونکہ میرا رب تعالیٰ بڑا مہربان ہے  
وہ میری ایسی نماز ہی قبول فرمایا گا۔ (پھر شیطان وہاں سے جاتا ہے)

الحمد لله رب العالمین



اللہ تعالیٰ کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب ﷺ کا امتی بنایا۔  
رحمۃ اللعالمین ﷺ کا امتی بنایا۔

اسی لئے باپ مدینہ علم مولانا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
ہماری نماز اور بیورو نصاریٰ کی نماز کے درمیان وسوسوں کی وجہ سے  
فرق ہے چنانچہ تفسیروں البیان میں ہے۔ (فتاویٰ علی رضوی  
اللہ تعالیٰ عنہ الفرق بین صلاتنا وصلاۃ اهل  
الکتاب وسوسة الشیطان۔

(تفسیر: روح البیان ص ۲۶۹-۲۷۰)

یعنی کافروں کو وسوسے نہیں آتے لیکن ایمان والوں کو نماز میں  
شیطان وسوسے آتے ہیں۔ اس کی وضاحت ایک واقعہ سے ہوتی ہے۔

﴿واقعه﴾

ایک یہودی عالم نبی اکرم حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوا اور کہا یا محمد نحن نعبدہ بحضور القلب  
بلا وساوس الشیطان و نسمع من اصحابنا

انہم یصلون ہا لوسواس۔

یعنی اس یہودی نے کہا اے محمد ﷺ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور  
ہمیں خیالات و وسوسے نہیں آتے اور ہم نے سنا ہے کہ آپ  
کے اصحاب نماز پڑھتے ہیں تو ان کو نماز میں خیالات و وسوسے آتے  
ہیں۔ (تو ثابت ہوا کہ ہمارا مذہب سچا ہے) یہ سکر نبی رحمت ﷺ نے  
فرمایا: اے ابو بکر اس یہودی کو مسئلہ سمجھا دو۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے یہودی تو یہ بتا کہ  
اگر دو کمرے ہوں ایک کمرہ زرد و جامہ سونا چاندی سے بھرا ہوا ہو لیکن  
دوسرا کمرہ باطل خالی ہو تو تو یہ بتا کہ چور اگر چوری کرنے آئے کس  
کمرے میں جائیگا یہودی نے کہا چور اسی کمرے میں جائے گا جس  
میں زرد و جامہ سونا چاندی ہو۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے پوچھا کہ چور دوسرے کمرے میں جو کہ تہ پٹ خالی ہے اس میں  
جائیگا یہودی نے کہا نہیں کہ اس کمرہ میں تو کچھ نہیں چور کیا لئے جائیگا  
یہ سکر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ تیرے سوال

کا جواب ہے کہ ہمارے ایمان والوں کے دل ایمان کی دولت سے

بھر پور ہیں اس لئے شیطان وہ سے دیتا ہے اور تمہارے دل چونکہ دولت ایمان سے خالی ہیں اس لئے شیطان کو کیا پڑی ہے کہ وہ دولت ضائع کرے۔ فاسلم للہ للہدی۔

(تفسیر روح البیان، ص ۱۸۶، ج ۵)

یعنی یہ جواب سکرینہ پوری مسلمان ہو گیا۔

والحمد لله رب العالمین

اسی قسم کا ایک واقعہ حیات صدر یہ میں مذکور ہے۔

﴿واقعه﴾

حاجی عبدالرحمن صاحب اہیت آباد سے اپنے بھائی ڈاکٹر عبدالحمید قادری کو لے کر خلیفہ صدر الدین کی خدمت میں (ہی پور ہزارہ وضع درویش) لے کر آئے اور عرض کیا حضور میرا یہ بھائی مرزائی قادری ہو گیا ہے میں نے اس کو بہت سمجھایا ہے تاکہ یہ سیدھے راستے پر آجائے مگر اس پر کچھ اثر نہیں ہوا آپ اسے سمجھائیں یہ سن کر آپ نے

دلائل دے کر اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر اس ڈاکٹر پر کچھ اثر نہ ہوا اور

اس نے کہا مجھے سید عارست تو اب ما ہے جب سے میں قادریائی ہوا ہوں بلکہ مجھے افسوس ہے کہ میں نے سابقہ زندگی گمراہی میں گزار دی اس پر حضرت خلیفہ صدر الدین نے فرمایا تمہیں کس طرح یقین ہوا ہے کہ تم اب سیدھے راستے پر پہنچے ہو اس ڈاکٹر نے جواب دیا کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا وہ یوں ہے کہ ایک عالیشان باغ ہے نہایت ہی دلکش ہے اور ہزار ہا درخت ہیں جو شہنا چول کھلے ہیں خود تھوکیں آ رہی ہیں اس باغ میں ایک نہایت عمدہ اور خوبصورت مسجد (مید) ہے اور اس کے اوپر ایک بزرگ سفید چادر لٹھی ہے آرام فرما ہیں میں نے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت مرزا اکرام احمد قادری ہیں میں نے ان کا چہرہ اور ٹوٹن دیکھا مگر میرے دل نے کوئی وی کہ ان کا مقام بہت اونچا ہے نیز میں جب سے احمدی (قادری) ہوا ہوں مجھے عبادت میں خشوع و خضوع نصیب نہ ہو گیا ہے جبکہ اس سے پہلے کی تمام عبادات بے کیف ہنہ تھیں یہ سن کر حضرت خلیفہ صدر الدین خاموش ہو گئے

اور حاجی عبدالرحمن کو طیغہ کی میں سمجھایا کہ آپ کا بھائی اس لحاظ مشاہدہ کی

وجہ سے گمراہ ہوا ہے اب اسے جب تک صحیح مشاہدہ نہ کر لیا جائے اسے سمجھنا دلائل پیش کرنا بیکار ہے آپ اس کو لے جائیں ہم کو شش کریں گے کہ یہ صحیح راہ پر آ جائے حاجی عبدالرحمن صاحب اپنے بھائی ڈاکٹر کو لے کر چلے گئے اور دونوں کے بعد پھر اس کو لے کر آئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کرم نہ دیا ہے میرا بھائی تو یہ کہہ کر کے اسلام میں داخل ہو گیا ہے۔ حضرت خواجہ صدر الدین نے ڈاکٹر سے پوچھا تو اس نے کہا اب میں نے خواب میں وہی منظر (بارگاہ والا) دیکھا ہے وہی باغ ہے اسی طرح کی مسہری اور اس پر سفید چادر اوڑھے مرزا صاحب سو رہے ہیں اور میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ منہ سے چادر ہٹا کر زیارت کروں لہذا میں مسہری کے قریب گیا اور بڑی احتیاط سے چادر ہٹائی تو دیکھ کر میری چیخ نکل گئی کہ مسہری پر فزیر پڑا ہے یہ دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے وہیں پر مرزائیت سے توبہ کی اور سچے مذہب راہ حق پر دوبارہ آ گیا ہوں۔ (حیات صدر یہ ص ۲۹۰)

مصنف لکھتے ہیں اس پر میں نے سوال کیا حضرت یہ فرمائیے کہ قادیانی مذہب اختیار کرنے سے عبادت میں خشوع و خضوع کیوں پیدا ہو گیا تھا۔

یہ سن کر حضرت خواجہ صدر الدین نے اپنے مخصوص لہجے میں فرمایا۔ جملہ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ فرمایا عبادت میں خشوع و خضوع اس لئے نہیں ہوتا کہ شیطان دوسرے ڈال کر انسان کے دل و دماغ کو پرگندہ کرتا رہتا ہے۔ تاکہ انسان بے کیلی اور بد مزگی سے تھک آ کر عبادت چھوڑ دے لیکن اگر کوئی شخص قادیانی ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے تو پھر شیطان کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس کے دل و دماغ کو پرگندہ کرنے کے لئے منت کرتا پھرے۔ ظاہر ہے کہ کفر کی حالت میں خواہ کتنے ہی خشوع و خضوع سے عبادت کی جائے ناقابل قبول ہے۔ (حیات صدر یہ ص ۲۹۲)

الحاصل متعدد جگہاں حواجا سے روز روشن کی طریت واضح ہوا کہ عبادت (نماز) میں دوسرے آئینہ ایمان کی نشانی ہے۔

ہاں اگر کوئی نماز کا ترجمہ یاد کرے اور نماز میں ترجمہ کی طرف دھیان رکھے تو دوسرے کم ہو جائیگے۔

اے میرے عزیز مسلمان بھائیو، دوسروں اور خواتین کی وجہ سے نماز کو چھوڑ دینا یہ شیطان کا مشن پورا کرتا ہے۔

ایک بزرگ جنمیل بیان فرماتے ہیں کہ اس کی مثال یوں کہ ایک بھکاری

ہاتھی میں شگول پکڑے گداگری کے لئے نکلے اور اس کے پیچھے کتا لپکتا رہے۔

جانے وہ بدکاری کبے پہلے میں کتے کو سمجھاؤں پھر نہ اگرمی کروں گا وہ کتے کے پیچھے دوڑے اور کتا بھی اس گلی میں کھس جائے بھی اس گلی میں اور وہ گداگر سارا دن کتے کے پیچھے لگا رہے تو اس نے کمانا کیا ہے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ لاٹھی کے ساتھ کتے کو روکے رکھے تاکہ وہ ناگھن کو نہ کاٹ لے اور اپنا کام کرتا رہے کتا بھونکتا ہے تو بھونکتے دے۔

یوں ہی نمازی کو چاہیے کہ شیطان بھونکتا ہے (وسوے دیتا ہے) اسے بھونکتے دے اتنا خیال ضرور رکھے کہ کہیں شیطان جلی ملو پر گناہ نہ سرا دے۔ باقی وسوے دیتا ہے تو دیتا رہے۔

اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اس کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمادیا ہے ان الله تجاوز عن اثمى ماوس بستان به صدرها ما لم تعمل به او تكلم . یعنی اللہ تعالیٰ نے یہی امت سے وسوے معاف کر دیا ہے جب تک وہ امتی ان وسوسوں کے مطابق عمل یا کلام نہ کرے۔

اس ارشادِ گرامی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ انعام پہلی امتوں کو حاصل

نہیں تھا۔

اس ذاتِ حمد لا شریک کا انھوں کو روئے ہر شکرے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب ﷺ کا امتی بنایا۔

الطیہ صل وسلم وبارک علی حبیبک صاحب  
الفتاح والمعراج والبراق والعلم وعلی الہ و  
اصحابہ الی یوم الدین۔

محتاج دعاء ابو سعید محمد امین عرفہ

محمد پورہ فہصل آباد

۲ شعبان ۱۴۲۰ھ مطابق 9 ستمبر 2005

اعلان

مندرجہ ذیل کتب فی آئی ٹاؤ سے حاصل کریں اور مزید کاروائی ایمان منطبقہ کریں۔  
**کتابیں دستی حاصل کریں۔**

آب کوثر   عسکرت چا مصطفیٰ   مقام مصطفیٰ

حمایت رسول ﷺ      فضائل سیدہ امتمہ

راہ نجات خاتم النبیین محمدؐ کی اہمیت

مشقعات فی وی کے اثبات

توحید و فرقہ بندی عطاء حق نسبت

شرف امت

عورت کا مقام      نماز اور صومے      ولایت

یاد دہشت

تلفون نمبر : 002292 (اور) 602292  
پتہ : لاہور، پاکستان